26152 ـ قرآت میں غلطیاں اور نماز کے بعد بدعات کے مرتکب شخص کے پیچھے نماز ادا کرنا

سوال

ہمارے کام والی جگہ میں کسی اور ملک کا ایك شخص ہماری امامت کرواتا ہے، تقریبا وہ ہر کلمہ میں مد کرتا اور ایسے طریقہ سے تلاوت کرتا ہے جو گانے کے مشابہ ہے، وہ کہتا ہے کہ میرے استاد نے مجھے ایسے ہی تعلیم دی تھی، بعض اوقات تو ہم اس کے پیچھے نماز ادا ہی نہیں کر سکتے کیونکہ اس کی قرآت مختلف غلطیوں سے بلند ہوتی ہے.
کیا اس طریقہ سے قرآت کرنا جائز ہے کہ آواز بہت بلند ہو اور مختلف قسم کی غلطیوں پر مشتمل ہو ؟
اور جھری نمازوں میں تلاوت قرآن کا حکم کیا ہے؟
نماز کے بعد وہ شخص اپنی دونوں ہتھیلیاں پیشانی رکھ کر سات بار یاحیی یا قیوم پڑھتا ہے، جب اس کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگا: علماء کہتے ہیں کہ ہر نماز کے بعد ایسا کرنے سے عقل روشن ہو جاتی ہے، اور صحیح مسلم میں یہ موجود ہے، لیکن صحیح مسلم میں ہمیں نہیں ملا.
آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے ان سوالات کا جواب دیں، اور ہمیں بتائیں کہ اگر اس کا عمل صحیح نہیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے، اور ہم اس کی تصحیح کیسے کر سکتے ہیں؟
ہم جو بھی کہیں وہ اسے نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے، اور جو کچھ وہ کر رہا ہے وہ صحیح ہے، چنانچہ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اچھی آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا بہت اچھا اور افضل ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بھی یہی ہے.

براء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں والتین و الزیتون کی تلاوت کرتے ہوئے سنا میں نے ان سے اچھی اور بہتر کسی کی آواز یا قرآت نہیں سنی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (735) صحیح مسلم حدیث نمبر (464).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی قرآت کی تعریف فرمائی تھی، کیونکہ وہ بلند اور غمگین آواز کے مالك تھے.

لیکن آواز میں حسن کی رغبت کا معنی یہ نہیں کہ کلام اپنی جگہ سے ہی دور نکل جائے، اسے فاسق اور گانے والوں کی آواز سے مشابہ نہیں ہونا چاہیے.

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا:

" اگر تم مجھے دیکھ لیتے جب میں رات تمہاری قرآت سن رہا تھا، یقینا تجھے آل داود کی بہترین آواز سے نوازا گیا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4761) صحیح مسلم حدیث نمبر (793) یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قاضی رحمہ اللہ کا کہنا ہے: قرآت اور ترتیل کے ساتھ آواز میں حسن پیدا کرنے کے استحباب پر علماء کرام کا اجماع ہے.

ابو عبید کہتے ہیں: اس بارہ میں وارد شدہ احادیث حزن اور شوق دلانے پر محمول ہیں.

ان کا کہنا ہے: الحان یعنی سر لگا کر پڑھنے کو امام مالك اور جمہور علماء نے مکروہ جانا ہے، کیونکہ اس میں قرآن کے مقصد خشوع و خضوع اور فہم سے خروج ہے.

اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی اور سلف کی ایك جماعت نے احادیث کی بنا پر اسے مباح قرار دیا ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ رقت اور خشیت طاری ہونے کا سبب ہے، اور نفوس اسے سننے پر آمادہ ہوتے ہیں.

میں کہتا ہوں: امام شافعی نے ایك جگہ پر کہا ہے: میں الحان کے ساتھ یعنی سر لگا قرآن مجید کی تلاوت کرنے کو ناپسند کرتا ہوں.

اور ایك جگہ پر کہتے ہیں: میں ناپسند نہیں کرتا، ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: اس میں کوئی اختلاف نہیں، بلکہ دونوں حالتوں میں اختلاف ہے، جہاں انہوں نے مکروہ اور ناپسند کیا ہے وہاں مراد یہ ہے کہ جب لہك کر پڑھا جائے اور زیادتی یا کمی یا جہاں مد نہیں وہاں مد کرنے اور جہاں ادغام نہیں وہاں ادغام کرنے سے کلام اپنی جگہ سے نکل جائے تو یہ جائز نہیں.

اور جہاں انہوں نے مباح قرار دیا ہے وہاں مراد یہ ہے کہ اگر کلام کے موضوع میں کوئی تبدیلی نہ ہوتی ہو. واللہ اعلم

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (6 / 80).

دوم:

آپ کے امام کا نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر سات بار یاحي یاقیوم کہنے کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں، اور نہ تو یہ مسلم شریف میں اور نہ ہی حدیث کی کسی دوسری صحیح کتاب میں موجود ہے.

بلکہ یہ بدعت منکرہ ہے، اس لیے آپ امام کو نصیحت کریں کہ وہ اسے ترک کر دے، اور اسے بدعتی ذکر کے بارہ میں شریعت کا حکم بتائیں.

اور رہا مسئلہ اس امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا تو یہ جائز ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ آپ اس بدعتی کے علاوہ کسی اور امام کو تلاش کریں جو کتاب و سنت پر عمل کرے، اور آپ کو اس کی تعلیم دے؛ کیونکہ خدشہ ہے کہ بعض نمازی اس کے دھوکہ میں آکر اس کی تقلید کرتے ہوئے اس بدعت کو نشر کرنے لگیں گے، لیکن اس سے قبل آپ اسے وعظ و نصیحت کرنا مت بھولیں، اور صحیح سنت کی جانب اس کی راہنمائی کریں، خاص کر اذکار اور عام عبادات میں، لیکن اگر پھر بھی وہ اپنی بدعت سرانجام دینے پر اصرار کرے تو پھر اسے نماز کی امامت سے روکنے میں کوئی مانع نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

رہا مسئلہ بدعتی کے پیچھے نماز ادا کرنا تو اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ: اگر تو ان کی بدعت شرکیہ ہو مثلا غیر اللہ کو پکارنا اور غیر اللہ کے لیے نذر و نیاز دینا، اور اپنے پیروں اور مشائغ کے متعلق ایسے اعتقادات رکھنا جو اللہ کے علاوہ کسی اور میں نہیں مثلا کمال علم، اور غیب کا علم اللہ کے علاوہ کسی اور میں بھی ہے، یا پھر جہاں میں وہ بھی اثر انداز ہوتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح نہیں.

لیکن اگر ان کی بدعت شرکیہ نہیں؛ مثلا ایسا ذکر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تو ہے لیکن وہ اجتماعی طور پر جھوم جھوم کر کیا جاتا ہو، تو ان کے پیچھے نماز صحیح ہے.

لیکن مسلمان شخص کو ایسا امام تلاش کرنا چاہیے جو بدعتی نہ ہو؛ تا کہ اجروثواب زیادہ حاصل ہو اور منکرات سے زیادہ دور رہا جائے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

ديكهين: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 353).

والله اعلم .